تبادلۂ خیال

مولانا ابوالکلام آزادؒ کی تفسیر

عمان سے جناب گلزار احمد صاحب کے مکتوب نے زندگی کا وہ عہد یاد دلادیا جب انگریزی زمانہ حکومت اور اپنی غلامی کے وقت ایسی برگزیدہ، عبقری ہستیاں اس ملک میں پیدا ہوئیں جنکی مثل اب ناپید ہے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ قدرت نے وہ سانچا ہی توڑ دیا جس میں ایسی شخصیتیں ڈھلا کرتی تھیں۔ ان ہی میں سے ایک ہستی مولانا ابوالکلام آزاد کی بھی تھی۔

اُن کی تفسیر کی خوبیاں بیان کرنا، میرے جیسے کم علم کا کام نہیں مولانا قاسمی صاحب مدظلہٗ نے اپنے مختصر مکتوب میں جو کچھ لکھ دیا وہ اس باب میں حرفِ آخر ہے۔

جناب گلزار احمد صاحب نے جس تشنگی کا ذکر کیا۔ اُس کی سیرابی کے لئے جناب ابومومن منصور احمد صاحب نے "الہلال"، و "البلاغ" اور دوسری تحریرات مولانا ابوالکلام آزاد سے، بڑی محنت و کاوش سے "ترجمان القرآن" کی تیسری جلد حضرت مولانا محمد عبدہٗ، شیخ التفسیر کی نگرانی میں اُردو اکادمی، اُردو بازار لاہور سے شائع کی ہے اُن کی یہ کوشش صد تعریف کے قابل ہے۔ اس کی قدر و قیمت کے لئے جناب محمد حنیف صاحب ندوی نے جو الفاظ مقدمہ میں لکھے ہیں وہ یہ ہیں :-

"اگر بارش کی ارزانیوں سے کِشتِ فکر، شگفتہ و شاداب نہیں ہوتی تو پھوار کیا کم ہے" اُنھوں نے بالکل صحیح لکھا۔ یہ قابل قدر کتاب ہے۔ لیکن پھر بھی "مولوی مدن کی سی بات کہاں"

یہ معلوم ہے۔ کہ مولانا آزادؒ نے خود "ترجمان القرآن"، جلد ۳، تفسیر "البیان" اور مقدمۂ تفسیر اپنی قلم سے تحریر کردیا تھا۔ اور "البیان"، کا کچھ حصہ چھپ چکا تھا۔ لیکن اُن کی وفات کے بعد ان جواہر پاروں کا پتہ نہ لگ سکا۔ آسمان کھا گیا یا زمین ہضم کر گئی مولانا غلام رسول پاکستان میں مولانا آزاد کے خلیفہ اول بھی اس کا پتہ نہ چلا سکے۔ لیکن ایک

(باقی صلہ پر)